بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ

ترجمہ۔ جب آسمان پھٹ پڑے، جب تارے جھڑ پڑیں، جب دریا ابل پڑیں، جب قبروں سے مردے نکل پڑیں، وہاں اس دن ہر جان، جان لے گی جو کچھ آگے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا۔

قیامت

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

انٹرنیشنل پبلی کیشنز حیدرآباد
اسلامیہ جمہوریہ پاکستان
۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ

ترجمہ۔ جب آسمان پھٹ پڑے، جب تارے جھڑ پڑیں، جب دریا اُبل پڑیں۔ جب قبروں سے مردے نکل پڑیں، (ہاں اُس دن) ہر جان، جان لے گی جو کچھ آگے بھیجا اور (جو کچھ) پیچھے چھوڑا۔

قیامت

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

انٹرنیشنل پبلی کیشنز حیدرآباد

اسلامیہ جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء

خطہ جیلانی

کتاب ــــــــــــ قیامت

مصنّف ــــــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کاتب ــــــــــــ شاہ محمد چشتی انصاری، محمود پورہ قصور۔ فون ۳۱۳۴

طابع ــــــــــــ جاوید اقبال مظہری

مطبع ــــــــــــ فضلی سنز، کراچی

ناشر ــــــــــــ جاوید اقبال مظہری

طباعت ــــــــــــ رجب ۱۴۱۲ھ / فروری ۱۹۹۲ء

اشاعت ــــــــــــ اوّل

تعداد ــــــــــــ ایک ہزار

قیمت ــــــــــــ پچیس ۲۵ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ انٹرنیشنل پبلی کیشنز (کراچی برانچ) اے/۲۶۰۶، پیر الٰہی بخش کالونی، کراچی نمبر ۵

۲۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

۳۔ المجمع الاسلامی، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (بھارت)

۴۔ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

انتساب

○ قدرت کی شان

○ ملّت کی آن

○ آرزوؤں کی جان

اُس آواز کے نام

○ جو قیامت میں مایوس دلوں کی آس بن کر اُبھرے گی

○ سب مایوس کر دیں گے، وہ مایوس نہ کرے گی

○ سب خاموش رہیں گے، وہ خاموش نہ ہو گی

○ جس سے حشر کی فضائیں گونجیں گی

○ جس سے رحمت کی برکھا برسے گی

○ جو داورِ محشر کے حضور سنی جائے گی

○ جو ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی اور نوازی جائے گی

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلامِ شیخ سعدی

کتبہ گوہر قلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

O

دنیا میں ہر ابتدا کی انتہا ہے ـــــ اور ہر انتہا کی ابتدا ہے ـــــ ہر آغاز کا انجام ہے ـــــ اور انجام کا آغاز ـــــ اے انسانو! اَے آسمانِ دنیا کے ستارو! ـــــ اَے بہارِ تخلیق کے دل کش بیل بوٹو! ـــــ اے محبت و عشق کے رازدارو ـــــ اے جذبات کی اُمڈتی موجو! ـــــ اے خیالات کے برستے بادلو! ـــــ اے احساسات کی تڑپتی لہرو! ـــــ اے افکار کے اُبلتے چشمو! ـــــ اے جہانِ نو کے معمارو! ـــــ اے کائناتِ ارضی کے غوطہ خورو! ـــــ اَے کائناتِ سماوی کے شاہینو! ـــــ اے شہروں اور بازاروں کی رونقو! ـــــ اے شہروں اور ملکوں کی بہارو! ذرا آنکھیں کھولو! ـــــ دیکھو دیکھو دنیا کا رنگ بدلنے والا ہے ـــــ وہ ہونے والا ہے جو آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا ـــــ جو عقل نے کبھی نہ سوچا ـــــ جو دل نے کبھی محسوس نہ کیا ـــــ دنیا کا نقشہ بدل جائے گا ـــــ برِّاعظم مِٹ جائیں گے ـــــ دنیا کے سارے ممالک خواب و خیال بن جائیں گے ـــــ شہروں کا نام و نشان نہ رہے گا ـــــ گلی کوچے دربدر ہو جائیں گے ـــــ بستیاں اُجڑ جائیں گی ـــــ محلّات ویران ہو جائیں گے ـــــ شجر و حجر، وحوش و طیور غت ربود ہو جائیں گے ـــــ ایک آسمان ہوگا، ایک زمین، ایک مخلوق ـــــ وطنیت و صوبائیت کا تصور وہم و خیال بن جائے گا ـــــ سب زبانیں ایک زبان میں گم ہو کر لسانیت کے

عظمت کو پامال کر دیں گی ——— سب خیال ایک خیال میں سمٹ جائیں گے ———
——— حاکم و محکوم ایک ہو جائیں گے ——— آواز آئے گی ——— "آج کس کی بادشاہت ہے؟" ——— کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا ——— پوچھنے والا خود ہی کہے گا "آج اُس غالب اللہ کی بادشاہت ہے" ——— بساطِ زمین پر سب بادشاہوں نے کھیل کھیلا مگر آج سب کھیل چوپٹ ہو گئے ——— ساری بساطیں الٹ گئیں ———
ایک ہنگامۂ دار و گیر ہے جہاں نہ بادشاہ، بادشاہ معلوم ہوتا ہے ——— نہ رعایا، رعایا نظر آتی ہے ——— سب کو اپنی پڑی ہے ——— کیسی بادشاہت، کس کی بادشاہت؟ ——— کیسی حکمرانی، کس کی حکمرانی؟ ——— آج وہ رعب و دبدبہ کیا ہوا؟ آج وہ ہمہمہ اور طنطنہ کہاں گیا؟ ——— حیف شرمساری سی شرمساری ہے! ———
گھٹنے ٹیکے ہوئے ہیں ——— سر جھکے ہوئے ہیں ——— اشک رواں ہیں ———
دَم گھٹ رہا ہے ——— سینہ پھٹ رہا ہے ——— کہاں جائیں، کس کو بلائیں؟ رفیق و دمساز کہاں گئے؟ ——— دوست و ہوا خواہ کیا ہوئے؟ ——— اللہ اللہ! اتنے اژدھام میں ——— اتنی بھیڑ بھاڑ میں بھی تنہائی کا احساس کھاتے جاتا ہے ———
کوئی کسی کا نہیں، سب کو اپنی پڑی ہے ——— مگر ہاں ایک ایسا ہے جس کو دنیا میں بھی اپنی فکر نہ تھی، دوسروں کی فکر تھی ——— آخرت میں بھی اپنی فکر نہیں، دوسروں کی فکر ہے ——— اللہ رے اُس کی دردمندی و غمخواری! ——— اللہ رے اُس کے ہوش و حواس! ——— سب کی نگاہیں اُس کی طرف ——— اُس کی نگاہ اللہ کی طرف ———
——— مقدمہ پیش ہے ——— مجرم کھڑے ہیں ——— ایک ایک کر کے بخشتا جا رہا ہے ——— کوئی بھی نہ چھوڑا ——— آخری جانے والا بھی نظروں میں ہے ———
کوئی محروم نہیں ——— اللہ اکبر! امت کی حفاظت و پاسداری! ——— اے حریمِ عشق کے مسند نشین! تجھ پر کروروں درود ——— تجھ پر لاکھوں سلام!

کائنات کی وسعتوں میں ہم کیا ہیں؟ ——— کچھ بھی تو نہیں ——— باتیں ایسی کرتے ہیں، دعوے ایسے کرتے ہیں جیسے سب کچھ ہم ہی ہیں ——— ایک ذرا سے طوفان سے، ایک ذرا سے زلزلے سے، ایک ذرا سے سیلاب سے ہماری بنیادیں ہلنے لگتی ہیں ——— گھبرا جاتے ہیں ——— خود کو بے دست و پا محسوس کرتے ہیں ——— افسوس کیسے کمزور اور بودے ہیں ہم! ——— طوفانوں، زلزلوں، سیلابوں کو چھوڑیئے ——— ہر رات ہم پر ایک قیامت گزرتی ہے ——— ہم سو جاتے ہیں ——— مطلق العنان بادشاہ، فرعونِ وقت بھی اپنے بستر پر اس طرح پڑا ہوتا ہے کہ شیر خوار بچّہ بھی کیا ہوگا! ——— جب صبح ہو جاتی ہے، یہ قیامت گزر جاتی ہے پھر وہی بلند بانگ دعوے! ——— پھر وہی لن ترانیاں ——— یہ تماشا روز ہوتا ہے ——— یہ قیامت روز گزرتی ہے مگر ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں ——— نہ معلوم کب کھلیں گی! ——— کسی کو دیکھیں نہ دیکھیں، اپنے وجود ہی کو دیکھ لیں تو آنکھیں کھل جائیں ——— ہمارے خالق و مالک نے ہمارے وجود کی تاریخ کو چند آیتوں میں سمو کر رکھ دیا ———

- پانی کی بوند سے اسے پیدا کیا
- پھر اسے طرح طرح کے اندازے میں رکھّا
- پھر اس کے لئے راستہ آسان کیا
- پھر اسے موت دی
- پھر قبر میں رکھوایا۔
- پھر جب چاہا اسے باہر نکالا

(عبس - ۳۸)

بیشک جو کچھ کہا سچ کہا —— ہم کو بنایا، زندگی دی —— دولتِ بے بہا دی
—— یہ بھی بتا دیا کہ زندگی کھیل تماشا نہیں —— ماہ و سال کا حساب دینا ہوگا ——
شب و روز کا حساب دینا ہوگا —— ایک ایک گھڑی، ایک ایک لمحے کا حساب دینا ہوگا ——
اب جس طرح چاہے، زندگی بسر کرو —— ہم نے صراطِ مستقیم دکھادی، اِس پر چلو یا مَن مانی کرو
—— قیامت تک کے لئے تم کو چھوٹ ہے —— پھر جب پکڑیں گے تو تم کو کوئی
نہ چھڑا سکے گا —— اِلّا ماشاء اللہ!

ہم دیکھتے ہیں کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے، مغرب میں غروب ہوتا ہے ——
ہم دیکھتے ہیں گرمی اور سردی اپنے اپنے وقت پر آتی ہیں —— ہم دیکھتے ہیں کہ بہار و خزاں
اپنے اپنے وقت پر آتی ہیں —— ہم دیکھتے ہیں کہ پھَل پھول اپنے اپنے وقت پر نکلتے ہیں
—— سب کاموں کا اپنا اپنا وقت ہے —— ایک پروگرام ہے —— ایک
میزان ہے —— ذرّہ ذرّہ میں عدل کی جلوہ گری ہے —— مگر پھر ہم یہ بھی دیکھتے
ہیں کہ ایک ملک دوسرے ملک پر زیادتی کرتا ہے اور چَین سے زندگی بسر کرتا ہے
—— ایک قوم دوسری قوم پر ظلم کرتی ہے اور خوشی خوشی زندگی گزارتی ہے —— ایک خاندان
دوسرے خاندان پر ظلم کرتا ہے اور ظالم عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا ہے —— ایک فرد
دوسرے فرد پر ظلم کرتا ہے اور ظالم دندناتا پھرتا ہے —— کوئی اُس سے باز پرس کرنیوالا
نہیں —— اگر کائنات میں عدل ہے تو پھر یہ کیا ہے؟ —— بات یہ ہے کہ زندگی
اتنی مختصر و محدود نہیں جتنی ہم سمجھتے ہیں —— زندگی کا دائرہ بڑا وسیع ہے —— زندگی
کی منزلیں ہیں —— عدم سے وجود —— وجود سے برزخ —— برزخ سے جنت و
دوزخ —— اگر زندگی کو اسی دنیا میں محدود سمجھیں تو پھر اس سوال کا کوئی جواب نہیں
——

جب بات اُدھوری ہوتی ہے تو سمجھ میں نہیں آتی لیکن جب بات پوری ہو جاتی ہے تو سمجھ میں آجاتی ہے ——— ہم اُدھوری بات کو سمجھنا چاہتے ہیں اور سمجھ نہیں پاتے ——— زندگی جب پوری ہوگی، انجام سامنے ہوگا تو بہت سی باتیں سمجھ میں آجائیں گی ——— سب معمّے حل ہو جائینگے ——— سب گتھیاں سُلجھ جائیں گی ——— ہاں قیامِ قیامت اس سوال کا جواب ہے جب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا جائے گا ———

کوئی دشمن اپنے دشمن کو نہیں بتاتا کہ اُس کے سر پر کیا مصیبت آنے والی ہے ہاں دوست ہی دوست کو بتاتا ہے کہ اُس کے سر پر کیا مصیبتیں آنے والی ہیں ——— اللہ اللہ وہ کتنا رحیم و کریم ہے! ——— اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان ہے ——— اس سے بڑی مہربانی اور کیا ہوگی کہ آنے والے انقلابِ عظیم کی صدیوں پہلے خبر دے دی گئی اور اس راز کو الم نشرح کر دیا جو کسی طرح کھل نہ سکتا تھا ——— مگر نہیں نہیں وہ رحمٰن و رحیم ہے ——— وہ کریم اور مہربان ہے ——— آنے والے انقلاب کی ایک بات بتا دی ——— اور جو کچھ نہ بتایا گیا وہ اس کے حبیبِ کریم رؤف رحیم نے بتا دیا ——— ہاں ایک ایک کر کے بتا دیا ———

نظامِ کائنات کا بھید کھول دیا گیا اور یہ بتا دیا گیا کہ جس نے تم کو بنایا ہے اُسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے ——— پھر ایک وقتِ مقرر پر اٹھنا ہے اور اپنے کیے کا بدلہ پانا ہے ———

بات بہت عجیب تھی، جس نے سُنی حیران رہ گیا ——— کیا واقعی ایسا ہوگا؟ ——— کیا جب ہم مر جائیں گے، ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، غبارِ راہ بن کر اُڑ جائیں گے ——— کیا پھر زندہ کیے جائینگے؟ بہت سوں نے تعجب کیا، بہت سوں نے شک کیا، بہت سوں نے انکار ہی کر دیا ——— یہ باتیں ہماری عقل میں نہیں آتیں ——— مگر ہماری عقل میں کیا آتا ہے؟ ——— عقل تو لکیر کی فقیر ہے ——— جو ہوتا رہتا ہے وہ عقل میں آجاتا ہے، جو نہیں ہونا، نہیں آتا ——— سبحان اللہ!

اس میں عقل کی کونسی خوبی ہے؟ ——— اتنی بات تو جانور بھی جانتے ہیں ——— پھر انسان نے کیا کمال دکھایا؟ ——— بے شک انسان تو وہی تھے جنہوں نے بات کو مانا اور یقین کیا ——— عقل و خرد کو رسوا نہ کیا ——— انہوں نے یوں سمجھا کہ ایک انسانِ کامل جو جھوٹ بولتا ہی نہیں وہ اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتا ہے؟ ——— پھر ہر انسان اپنے فائدے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس میں اُس کا کونسا فائدہ پنہاں ہے؟ ——— وہ تو ایسی بات کہتا ہے اور ایسے حادثے کی خبر دیتا ہے جو ہمیں ہشیار کر کے باخبر زندگی گزارنے کا سلیقہ بتا دے ——— ہم نے زندگی کو کھیل تماشا سمجھا ——— اُس نے بتایا کہ زندگی عظیم ہے، بہت عظیم ——— کھیل تماشا نہیں، اِس کو دیکھ بھال کر بسر کرو۔

کائنات کا ایک نظام ہے، نہایت پیچیدہ اور عظیم نظام ——— ریاضیاتی نظام ——— سارا نظام ایک میزان پر قائم ہے ——— ذرہ برابر نہ اِدھر نہ اُدھر ——— ہاں انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ اِس نظام کو سمجھ سکے ——— اس کی کوششوں کی جھلک دیکھنی ہے تو یہ خبر پڑھیں ——— امریکہ کا خلائی جہاز وائزر ۲ ساٹھ ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر کے ۱۲ سال کی طویل مدت میں ستارہ نیپچون تک پہنچا ——— یعنی اربوں کلو میٹر طے کر کے صرف ایک ستارہ تک رسائی حاصل کر سکا ——— ہزاروں ستارے اس سے بھی دور، بہت دور ہیں ——— انسان کائنات کی اِن وسعتوں کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے ——— کھو سا جاتا ہے ——— پھر کمرِ ہمت باندھتا ہے ——— پھر آگے بڑھتا ہے ——— شک سے یقین کی طرف بڑھتا جاتا ہے ——— پہلے ناظمِ کائنات کو نہیں مانتا تھا، اب ماننے لگا ہے ——— کہ اتنا عظیم نظام بغیر ناظم کے ممکن نہیں ——— پھر سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ وہ الٰہی اور کائناتی حقائق جن کا علم انسان کو صدیوں پہلے ہو گیا تھا اور جن کو وہ داستانِ پارینہ سمجھتا تھا، وہ انسان کی عقل نے اب معلوم کئے ہیں ——— وہ انسان جو کتاب اللہ سے الرجک معلوم ہوتا تھا اور اس کے حقائق کو قصے کہانیاں سمجھتا تھا، وہ انسان

اب نادم و شرمسار نظر آرہا ہے ـــ جو قیامت کو ماننے ہی کے لئے تیار نہ تھا، اب وہ مانتا جارہا ہے ـــ وہ قرآنی صداقتوں کو دیکھ دیکھ کر اپنے دل سے پوچھتا ہے ـــ کیا قیامت واقعی ایک حقیقت ہے؟ ـــ کیا واقعی ہم کو ایک نہ ایک دن اپنے کئے کا حساب کتاب دینا ہے؟ ـــ

وہ انسانِ کامل جس نے حیاتِ ظاہری کے ۶۳ سال اِس دنیا میں گزارے جو تقریباً ۵۷۰ء سے ۶۳۲ء تک ہمارے درمیان رہا ـــ جب اُس نے قیامت کی خبر دی تو سب حیران رہ گئے ـــ اُس نے خبر ہی نہیں دی، یہ بھی بتادیا کہ قیامت آتے آتے دنیا کے احوال اس اس طرح بدلتے رہیں گے ـــ ایسے ایسے انقلابات و حادثات رونما ہوتے رہیں گے ـــ ہاں وہ عقل کہاں ہے جو یقین نہ کرتی تھی ضد اور بحث میں الجھی رہتی تھی ـــ کتابِ زندگی کھولو ـــ صفحۂ کائنات کو پڑھو ـــ ہر بات حرف بحرف سچ نظر آئے گی ـــ عقل حیرت میں گم ہے کہ بتانے والا کہاں سے خبریں لارہا ہے؟ ـــ صدیوں بعد کی خبریں ـــ دِلوں کی خبریں دماغوں کی خبریں ـــ جذبات و احساسات کی خبریں ـــ جسموں کی خبریں ـــ جانوں کی خبریں ـــ گھروں کی خبریں ـــ شہروں کی خبریں ملکوں کی خبریں ـــ حکومتوں اور سلطنتوں کی خبریں ـــ جنّ و انس کی خبریں ـــ وحوش و طیور کی خبریں ـــ بلندیوں کی خبریں ـــ پستیوں کی خبریں ـــ پُرنور فضاؤں کی خبریں ـــ پُرہول اندھیروں کی خبریں ـــ خبریں ہی خبریں ـــ جیسے صفحۂ کائنات کھلا ہو ـــ جیسے کتابِ زندگی روشن ہو ـــ ایک ایک حرف، معنی کی منہ بولتی تصویر ـــ سب دیکھتے ہیں مگر آنکھیں نہیں، کمریں تو کیا کریں ـــ دیکھیں تو کس طرح دیکھیں ـــ دانایانِ مشرق و مغرب

حیران و پریشان ہیں ——— اقرار کرتے بن نہیں پڑتی کہ سنانے والے نے جو سنایا تھا، دیکھنے والی آنکھیں، دن کی روشنی میں اس کو دیکھ رہی ہیں ؏

ہائے کیا ہو گیا زمانے کو

اللہ اللہ کیسا احسان فرمایا! ——— ہم بے خبروں کو خبردار کیا ——— صرف مسلمانوں ہی پر احسان نہیں فرمایا، پوری انسانیت پر احسان فرمایا کہ جو کچھ بتایا گیا سب کو معلوم ہوا ——— کوئی محروم نہ رہا، نہ کسی کو محروم رکھا گیا ——— وہ محروم کرنے کے لئے نہیں، وہ تو نوازنے کے لئے آئے تھے ——— خود فرمایا: "اللہ دیتا ہے اور بے شک میں بانٹتا ہوں" ——— غیب کی خبریں بھی وہی دینے والا دیتا ہے مگر بتاتے آپ ہیں ——— ربِّ کریم کا بھی احسان ہے اور حبیبِ کریم کا بھی احسان ——— مگر ہم تو احسان فراموش ہیں ——— چاندنی میں چاند سے انکار کرتے ہیں ——— دھوپ میں آفتاب سے انکار کرتے ہیں ——— بارش میں پانی سے انکار کرتے ہیں ——— سایہ میں بیٹھ کر درخت سے انکار کرتے ہیں ——— آہ! ہم کتنے احسان فراموش ہیں! ——— ہماری عقل کون لے گیا؟ ——— ہمارے جذبات و احساسات کیا ہوئے؟ ——— قیامت قریب آ رہی ہے ——— ایک ایک نشانی ظاہر ہو رہی ہے ——— وہ بتانے والا بڑی دردمندی اور دل سوزی سے بتا رہا ہے ——— سنو سنو! وہ کیا کہہ رہا ہے:-

دیکھو دیکھو! صحابیٔ رسول حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں:-

"ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور قیامت تک ہونے والے واقعات بیان فرما دئے .... ان میں سے جب کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو میں اس کو ایسے پہچانتا ہوں جیسے کوئی شخص کچھ عرصہ غائب رہنے کے بعد سامنے آئے تو اسے پہچانتے ہیں [۱] ———

[۱] احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسنی: مطابقۃ الاختراعات العصریہ لما اخبر بہ سید البریہ (ترجمہ اردو) مفتی احمد میاں برکاتی: اسلام اور عصری ایجادات، لاہور ۱۹۸۰ء، ص ۱۴، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۶۱

اللہ اللہ! قیامت تک ہونے والے اہم واقعات بیان فرمادئے اور اس یقین کے ساتھ ——

قیامت قائم ہونے سے قبل تم اُن امورِ عظیمہ کو دیکھ لوگے جنہیں تم نے نہ کبھی

دیکھا ہے اور نہ تم نے اُن کے بارے میں سوچا ہے[۱]

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے جو کچھ بتایا آج ہم اپنی آنکھوں سے

دیکھ رہے ہیں اور کانوں سے سن رہے ہیں —— آپ نے فرمایا: ——

جب قاتل کو یہ علم نہ ہوگا کہ میں نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو

یہ علم نہ ہوگا کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا[۲]

جب کام نا اہلوں کے سپرد کردئے جائیں گے[۳]

○ جب لوگ ——

○ بیت المال کو اپنی ملکیت سمجھنے لگیں

○ امانت کو مالِ غنیمت سمجھیں

○ زکوٰۃ کو ٹیکس اور تاوان سمجھیں

○ دین کا علم دنیا کمانے کے لئے حاصل کیا جائے

○ جب —— مرد، بیویوں کا فرمانبردار ہو، ماں کا نافرمان

○ دوست کو اپنا سمجھے اور باپ کو غیر

○ مساجد میں شور ہونے لگے

○ فاسق و فاجر لوگ قوم کے سردار بنیں

---

۱ احمد میاں برکاتی : اسلام اور عصری ایجادات، ص ۱۸ بحوالہ ابوالغنائم کوفی، کتاب الفتن

۲ سلمان احمد عباسی : علاماتِ قیامت، کراچی، ص ۳ بحوالہ مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۴ و مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۲

۳ ایضاً ص ۴ بحوالہ بخاری شریف ج ۱ ص ۱۲ و مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۹

- لیڈر سب سے کمینہ ہو
- آدمی کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے
- ناچنے گانے والی عورتوں اور باجوں کا رواج ہو جائے
- زمانے کے لوگ امت کے پہلے بزرگوں پر لعنت بھیجنے لگیں [۵]

جب ——

- تمہارے حاکم بدترین ہو جائیں
- اور مالدار کنجوس ہو جائیں
- امورِ سلطنت عورتوں کی مرضی سے طے پائیں [۶]

- کافر قومیں تمہیں ہڑپ کرنے کے لئے ایک دوسرے کو اِس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر بلاتے ہیں [۷]

- اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا
- اور قرآنِ کریم کی رسم رہ جائے گی
- اُن کی مسجدیں آباد ہونگی مگر ہدایت سے خالی ہونگی
- اُن کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہونگے
- انہی میں فتنے بیدار ہونگے اور انہی میں لوٹ جائیں گے [۸]

—— قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہیں ——

---

۵ ایضاً، ص ۴ بحوالہ ترمذی شریف، ص ۴۴ ج ۲ و مشکوٰۃ شریف، ص ۴۷

۶ ایضاً، ص ۶ بحوالہ ترمذی شریف، ص ۵۱ ج ۲ و مشکوٰۃ شریف، ص ۴۵۹

۷ ایضاً، ص ۶ بحوالہ ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۳۴

۸ ایضاً، ص ۶ و ۷ بحوالہ مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸

- ایمان والا اپنے خاندان میں بھیڑ بکری سے زیادہ کمزور اور ذلیل ہو کر رہ جائے گا
- محرابیں سجائی جائیں گی اور دِل ویران ہوں گے
- پولیس والے زیادہ ہو جائیں گے
- عیب چیں، غیبت کرنے والے اور طعنہ دینے والے بکثرت ہونگے ۹
- ایسا دور بھی آکر رہے گا جب آدمی کو صرف پیٹ کی فکر ہو گی اور وہ خواہش ہی کو دین سمجھے گا ۱۰
- قربِ قیامت کی ۷۲ نشانیوں میں سے یہ بھی ہیں :-
  - لوگ نماز چھوڑ دیں
  - امانت ضائع کریں
  - سُود کھائیں
  - جھوٹ کو حلال کرلیں
  - قتل کو معمولی چیز سمجھیں
  - اونچی اونچی عمارتیں بنائیں
  - دین بیچ کر دنیا کمائیں
  - رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کریں
  - اِنصاف کمزور ہو جائے
  - جھوٹ، سچ بن جائے

---

۹ ماہنامہ بینات (کراچی) ج ۱۰۶ ، شمارہ نمبر۶ ، ص ۳۹-۴۰ بحوالہ کنزالعمال ، ج ۷ ، ص ۱۷۷

۱۰ ماہنامہ بینات (کراچی) جلد نمبر۱۲ ، شمارہ نمبر۱ ، ص ۱۰ بحوالہ کتاب الرقاق لابن مبارک ، ص ۳۱۷

- ظلم، طلاق اور اچانک موت عام ہو جائے
- تہمت تراشی عام ہو جائے
- کمینے بکثرت ہو جائیں
- شریفوں کا ناک میں دم ہو جائے
- حاکم جھوٹ بولیں
- چودھری اور بڑے لوگ ظالم ہو جائیں
- امن کم ہو جائے
- قرآنِ مجید کو مزین کیا جائے
- مسجدوں میں نقش و نگار بنائے جائیں
- اونچے اونچے مینار بنائے جائیں
- زندگی کی دوڑ اور کاروبار تجارت میں مرد کے ساتھ عورتیں شریک ہوں
- ظلم پر فخر کیا جائے
- انصاف فروخت ہونے لگے
- قرآن کو گا گا کر پڑھا جائے [1]
- ایسا زمانہ آئے گا کہ پیٹ بھرا انسان اپنی آرام گاہ پر بیٹھا ہوا کہے گا کہ بس ہمیں قرآن کافی ہے [2] (حدیث و فقہ کی ضرورت نہیں)
- عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ قرآن کو تیر کی طرح درست کریں گے اور ان کا

---

[1] ماہنامہ بینات (کراچی) جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۱، ص ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۳۷، بحوالہ درِ منثور ج ۶ ص ۵۲

[2] محمد عاشق الٰہی بلند شہری: رسول اللہ کی پیش گوئیاں، کراچی، ص ۱۹ بحوالہ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۶

مقصد قرآن پڑھنے سے دنیا حاصل کرنا ہوگا [13]

اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب ——

- صبح کو ایک جوڑا پہن کر نکلو گے اور شام کو دوسرا جوڑا پہن کر
- اور ایک پیالہ سامنے رکھا جائے گا اور دوسرا پیالہ اٹھایا جائیگا
- اور تم اپنے گھروں پر زیب و زینت کے لئے اس طرح کپڑے کے پردے ڈالو گے جیسے کعبے کو کپڑوں سے پوشیدہ کر دیا جاتا، [14]
- تم دیکھو گے ننگے پیر اور ننگے بدن والے تنگ دست اور بکریاں چرانے والے مکانات کی بلندی پر فخر کریں گے [15]
- مسجد والے (نمازی) ایک دوسرے کو دھکیلیں گے، کوئی امام نہ پائیں گے کہ انہیں نماز پڑھائے [16]
- آخر زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو ظاہر میں بھائی ہوں گے اور باطن میں دشمن ہونگے [17]
- ظالم کو ظالم کہنے سے ڈرنے لگیں گے [18]
- قیامت سے پہلے وہ وقت آئے گا کہ نہر فرات کے اندر سے

---

[13] ایضاً ، ص ۲۲ بحوالہ بیہقی

[14] ایضاً ، ص ۲۵ بحوالہ ترمذی شریف ، ص ۷۰ ، ج ۲

[15] ایضاً ، ص ۴۷ بحوالہ مسلم شریف ج ۱ ص ۲۹ ، بخاری ج ۱ ص ۱۲

[16] ایضاً ، ص ۵۸ بحوالہ طبرانی کبیر ج ۲۴۴ حدیث نمبر ۷۸۳

[17] ایضاً ، ص ۶۳ بحوالہ مسند احمد

[18] ایضاً ، ص ۶۵ بحوالہ مستدرک ج ۴ ص ۴۶۵

سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا اور اس پر قبضہ جمانے کے لئے لوگ جنگ کریں گے [۱۹]

○ زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہوجائے گا اور زمین سکڑ جائیگی [۲۰] جھوٹ کی کثرت ہوگی اور بازار اور زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہوجائیں گے [۲۱]

○ کوئی شخص بیع کرے گا تو کہے گا "ٹھہرو پہلے فلاں جگہ کے تاجر سے مشورہ کرلوں" [۲۲]

○ آدمی کے کوڑے کا پھندا اور اس کے جوتے کا تسمہ اُس سے کلام کرے گا اور گھر میں اُس آدمی کے جانے کے بعد جو کچھ ہوا اُس کی خبر دے گا [۲۳]

○ مختلف کانیں نکلیں گی جن میں ایک کان حجاز کے قریب ہے وہاں سب سے برے لوگ آیا کریں گے [۲۴]

○ عنقریب ایسی کانیں ہوں گی جن کا انتظام بدترین لوگ سنبھالیں گے [۲۵]

---

[۱۹] ایضاً ، ص ۲۳ بحوالہ مسلم شریف ، ج ۲ ، ص ۳۹۱

[۲۰] احمد میاں برکاتی ، اسلام اور عصری ایجادات ، ص ۲۷ بحوالہ طبرانی کبیر

[۲۱] ایضاً ، ص ۲۹ بحوالہ مسند احمد

[۲۲] ایضاً ، ص ۴۱ بحوالہ نسائی شریف ، ج ۲ ، ص ۱۸۷

[۲۳] ایضاً ، ص ۴۴ بحوالہ ترمذی شریف ، ص ۳۱۸ ، المستدرک ، ج ۴ ، ص ۴۶۷

[۲۴] ایضاً ، ص ۵۳ بحوالہ المستدرک ، ج ۴ ، ص ۴۵۸

[۲۵] ایضاً ، ص ۵۳ بحوالہ مسند امام احمد ، جزء ۵ ، ص ۴۳۰

○ سلام جان پہچان والوں سے رہ جائے گا، مساجد کو راستہ بنالیا جائیگا[۲۶]

○ پہلی رات کے چاند کو صاف دیکھا جائے گا تو کہا جائے گا کہ یہ دو راتوں کا ہے[۲۷]

○ لوگ عمارتوں میں پھیل جائیں گے[۲۸]

○ دین بگڑ جائے گا اور خون بہے گا اور سجاوٹ ظاہر ہوگی اور عمارتوں کو معزز بنایا جائے گا[۲۹]

○ فالج اور ہارٹ فیل عام ہو جائے گا[۳۰]

○ بیوقوفوں کی حکومت اور پولیس کی کثرت ہوگی[۳۱]

○ عورتیں پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی[۳۲]

○ یہ رواج بنالو گے، چھوٹے کی خوب دیکھ بھال کرو گے اور بڑے کو بڈھا کھوس بنادو گے، اگر کوئی اس کے خلاف کرے گا تو کہا جائے گا تو نے رواج کے خلاف کیا[۳۳]

---

۲۶ ایضاً، ص ۶۴ بحوالہ طبرانی کبیر

۲۷ ایضاً، ص ۶۶ بحوالہ طبرانی صغیر

۲۸ ایضاً، ص ۷۱ بحوالہ بخاری شریف، ج ۲، ص ۱۰۵۵

۲۹ ایضاً، ص ۷۳ بحوالہ المستدرک، ج ۴، ص ۵۱۳

۳۰ ایضاً، ص ۷۴ بحوالہ مجالسہ

۳۱ ایضاً، ص ۷۶ بحوالہ طبرانی کبیر

۳۲ ایضاً، ص ۷۷ بحوالہ مسلم شریف، ج ۲، ص ۳۸۳، مسند امام احمد، ج ۲، ص ۳۵۳

۳۳ ایضاً، ص ۷۷ بحوالہ المستدرک، ج ۴، ص ۵۱۴

- بازاروں میں اِس طرح چلیں گے کہ اُن کی رانیں ظاہر ہونگی [۳۴]
- میری اُمّت طرح طرح کے خوبصورت چمڑے کے جوتے پہنے گی اور انہیں خوب چمکائے گی، خواہ مرد ہوں یا عورت [۳۵]
- باتیں رہ جائیں گی اور عمل ختم ہو جائینگے ــــــ زبانیں بدل جائینگی اور دلوں میں بُغض ہو جائیگا اور لوگ صلہ رحمی ترک کر دینگے [۳۶]
- کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ــــــ
  - قرآن پڑھیں گے حالانکہ وہ اُن کے حلقوم سے آگے نہ بڑھے گا
  - مسلمانوں کو قتل کریں گے
  - مشرکین سے درگزر کریں گے
  - اِسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے [۳۷]
  - مرد ایسی زینت کریں گے جیسے ایک عورت اپنے شوہر کے لئے کرتی ہے ــــــ وہ عورتوں کی طرح سنگھار کریں گے [۳۸]

---

[۳۴] ایضاً، ص ۸۰ بحوالہ مسلم شریف، ج۲، ص ۳۴۰، ترمذی شریف، ص ۳۲۱

[۳۵] ایضاً، ص ۸۳ بحوالہ طبرانی

[۳۶] ایضاً، ص ۸۳ بحوالہ طبرانی کبیر

[۳۷] ایضاً، ص ۸۸ بحوالہ بخاری شریف، ج۲، ص ۱۰۲۔ مسلم شریف، ج۱، ص ۳۴۱۔ نسائی شریف، ج۱، ص ۳۶۰

[۳۸] ایضاً، ص ۹ بحوالہ البدع

○ ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علماء کم ہوں گے اور واعظین زیادہ ہونگے [۳۹]

○ اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید ایسے لوگوں سے کرائے گا جو خود مسلمان نہ ہوں گے [۴۰]

○ مرد عورتوں سے مشابہت کریں گے اور عورتیں مردوں کے مشابہ ہو جائیں گی [۴۱]

○ میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو طرح طرح کے کھانے کھائیں گے، قسم قسم کے شربت پئیں گے، مختلف رنگوں کے کپڑے پہنا کریں گے اور باتیں بڑھ چڑھ کر کیا کرینگے

○ ـــــ یہ میری امت کے شریر لوگ ہوں گے [۴۲]

○ ـــــ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ

○ کتاب اللہ کو عار سمجھا جائے گا

○ زمانہ باہم قریب ہو جائے گا

○ محبت و خلوص کم ہو جائے گا

○ خائنوں کو امین بنایا جائے گا

○ امینوں پر تہمت لگائی جائے گی

○ جھوٹے کو سچا کہا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائیگا

---

۳۹ ایضاً، ص ۹۱ بحوالہ مسند احمد، ج ۵، ص ۱۵۵

۴۰ ایضاً، ص ۹۶ بحوالہ طبرانی کبیر

۴۱ ایضاً، ص ۱۰۲ بحوالہ ابو نعیم، حلیہ

۴۲ ایضاً، ص ۱۰۳ بحوالہ طبرانی کبیر

- ○ لوٹ مار، قتل کی کثرت ہوگی
- ○ بغاوت، حسد اور کینہ بڑھے گا
- ○ لوگ مختلف امور میں اختلاف رکھیں گے
- ○ خواہش کی اتباع کی جائیگی
- ○ ظن پر فیصلہ کیا جائے گا
- ○ قلم اٹھالیا جائے گا، جہالت بڑھے گی [۴۳]
- ○ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ہلاک کرنے والوں کی تو عزت کرینگے اور عبادت کرنے والوں کو ذلیل سمجھیں گے [۴۴]

یہ سچی خبریں سُن سُن کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہم بڑی سرعت سے قیامت کی طرف لپک رہے ہیں ـــــ سچ تو یہ ہے کہ ہم خود قیامت کی نشانیاں بن گئے ہیں ـــــ ہاں وہ آنے والی آکر رہے گی ـــــ جو وعدہ کیا گیا ہے ایک نہ ایک دن سچ ہوکر رہیگا ـــــ دن تو نہیں بتایا مگر یہ بتادیا کہ ایک دن اُس کی طرف پلٹنا ہے، پھر اُٹھنا ہے اور اُس کے حضور حاضر ہونا ہے ـــــ دنیا کی زندگی ایک گھڑی دو گھڑی سے زیادہ نہیں ـــــ پھر وہ آنے والی مصیبت آئے گی ـــــ اچانک آئے گی ـــــ سب ہکّا بکّا رہ جائیں گے ـــــ ایک چنگھاڑ سُنی جائے گی اور بس ـــــ ہوش اُڑ جائیں گے ـــــ گھبراہٹ کا عالم ہوگا اور پھر قیامت کا ہولناک منظر سامنے ہوگا ـــــ ہاں بدلہ کا دن، فیصلہ کا دن آئے گا ـــــ عدل و انصاف ہوگا ـــــ اعمالنامے کھولے جائینگے ـــــ خود ہمارے ہاتھ پیر ہمارے خلاف گواہی دیں گے ـــــ کیسی حرماں نصیبی کا

---

۴۳ ایضاً، ص ۱۰۳ بحوالہ طبرانی

۴۴ ایضاً، ص ۱۰۴ بحوالہ طبرانی

عالم ہوگا!

ہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیامت کی آمد آمد سے صدیوں قبل وہ بتا دیا اور سُنا دیا جو صدیوں بعد ہونے والا ہے —— ہم دیکھ رہے ہیں جو کچھ فرمایا حرف بحرف صحیح ہے —— دل دھڑکتا ہے، آنکھیں اشکبار ہیں، روح سہمی جاتی ہے —— نہ معلوم وہ آنے والی قیامت کب آئے گی! —— ہاں، نہ معلوم اَب کیا ہونا ہے!

کیا ہونا ہے؟

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے، کیا ہونا ہے؟
ارے او مُجرم! بے پروا، دیکھ!
سَر پہ تلوار ہے، کیا ہونا ہے؟
ہائے اے نیند، مسافِر تیری!
کوچ تیّار ہے، کیا ہونا ہے؟
دور جانا ہے، رہا دن تھوڑا
راہ دشوار ہے، کیا ہونا ہے؟
گھر بھی جانا ہے، مسافر کہ نہیں؟
مَت پہ کیا مار ہے، کیا ہونا ہے؟
جان ہَلکان ہوئی جاتی ہے!
بار سا بار ہے، کیا ہونا ہے؟

روشنی کی ہمیں عادت اور گھر
تیرہ و تار ہے ، کیا ہونا ہے ؟
منہ دکھلانے کا نہیں اور سحر
عام دربار ہے ، کیا ہونا ہے ؟

اُن کو رحم آئے تو آئے ورنہ
وہ کڑی مار ہے ، کیا ہونا ہے ؟
واں نہیں بات بنانے کی مَجال
چارہ اقرار ہے ، کیا ہونا ہے ؟
ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا
بے کسی یار ہے ، کیا ہونا ہے ؟

إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝
وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝

فریاد

تم چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے
کیوں کر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے
للہ اٹھاؤ رُخِ روشن سے نقاب
مولیٰ! مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے!

آمین!

○ ——— ہم وعدہ کرتے ہیں، جھوٹے سچے وعدے ——— مگر اُس کا وعدہ تو سچا ہی ہونا ہے کہ وہ سچ اور حق ہے ——— اُس کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا ——— اُس نے ہم کو پیدا کیا اور ایک کھٹکا لگا دیا ——— ہاں قیامت کا کھٹکا تا کہ دل و دماغ اور ہاتھ پیر بہکنے نہ پائیں، ٹھیک ٹھیک کام کرتے رہیں ——— ہر چیز قابو میں رہے، بے قابو نہ ہو ——— اس نے بار بار وعدہ کیا کہ وہ آنے والی ہے آئیگی ——— سنو سنو وہ کیا فرما رہا ہے ———

○

بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا کی زندگی [۴۵] ———

○

اور فرمایا ———

بے شک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے، ضرور سچ ہے اور بے شک انصاف ضرور ہونا ہے [۴۶] ———

○

اور فرمایا ———

بے شک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے [۴۷] ———

---

[۴۵] قرآن حکیم، سورۂ لقمن، آیت نمبر ۳۳۔۳۴

[۴۶] قرآن حکیم، سورۂ ذٰریٰت، آیت نمبر ۵۔۶

[۴۷] قرآن حکیم، سورۂ انعام، آیت نمبر ۱۳۶

اور فرمایا ــــــــ

بے شک جس بات کا وعدہ دیئے جاتے ہو ضرور ہونی ہے [۴۸]

اور فرمایا ــــــــ

اور بے شک قیامت آنے والی ہے [۴۹]

اور فرمایا ــــــــ

بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے، اس میں کچھ شک نہیں [۵۰]

اور فرمایا ــــــــ

پاس آنے والی پاس آنے والی ہے، اللہ کے سوا اُس کا کوئی
کھولنے والا نہیں [۵۱]

اور فرمایا ــــــــ

آپ فرما دیجئے تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ جس سے
تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو نہ آگے بڑھ سکو [۵۲]

---

۴۸ قرآن حکیم ، سورۂ مرسلٰت ، آیت نمبر ۷
۴۹ قرآن حکیم ، سورۂ حجر ، آیت نمبر ۸۵
۵۰ قرآن حکیم ، سورۂ مؤمن ، آیت نمبر ۵۹
۵۱ قرآن حکیم ، سورۂ نجم ، آیت نمبر ۵۸
۵۲ قرآن حکیم ، سورۂ سبا ، آیت نمبر ۳۰

اور فرمایا ــــــــ

توتم انہیں چھوڑ دو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں یہاں تک اپنے
اُس دن کو پائیں جس کا اُن سے وعدہ ہے [۵۳]

بار بار وعدہ جتایا گیا ــــــ یاد دہانی کرائی گئی ــــــ مگر یہ
نہیں بتایا کہ وعدہ کب پورا ہو گا ــــــ وہ آنے والی کب آئے گی ــــــ یہی کیا کم ہے
کہ یہ تو بتادیا کہ وہ دن آنے والا ہے ــــــ حساب کتاب ہونے والا ہے، ــــــ
اگر دن بھی بتادیا جاتا تو زندگی اجیرن ہو جاتی ــــــ ایک ایک قدم پہاڑ ہو جاتا ــــــ
دماغ کام نہیں کرتا ــــــ ہر دم اسی کی فکر میں گھُل گھُل کر ہم ختم ہو جاتے اور کچھ کر نہ پاتے
زندگی عذاب جاں بن جاتی ــــــ ہاں یہ دن ہم کو نہیں بتایا ــــــ
بے شک بڑا کرم فرمایا ــــــ اُس دن کا علم اپنے پاس رکھا اور صاف صاف فرمادیا ــــــ

بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم [۵۴]

اور فرمایا ــــــ

اگر تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں، تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ
ہی کے پاس ہے [۵۵]

---

[۵۳] قرآن حکیم ، سورۂ زخرف ، آیت نمبر ۸۳
[۵۴] قرآن حکیم ، سورۂ لقمان ، آیت نمبر ۳۴
[۵۵] قرآن حکیم ، سورۂ احزاب ، آیت نمبر ۶۳

○

اور فرمایا ـــــــــ

تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے تمہیں اُس کے بیان سے کیا تعلق! ـــــــ تمہارے رب ہی تک اُس کی انتہا ہے۔ [56]

○

اور فرمایا ـــــــــ

وہ عذاب اُس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔ [57]

ہم اس دنیا میں آئے، ہمیں معلوم نہ تھا کہ واپس جانا بھی ہے ـــــــــ ہم کو بتا دیا گیا کہ جانا بھی ہے کہ زندگی بے مقصد نہیں ـــــــ اگر معلوم نہ ہوتا تو کیسی مایوسی اور بے خبری کی زندگی گزارتے ـــــــ ہم کو باخبر اور ہشیار کر دیا گیا ـــــــ بار بار اعلان کیا گیا کہ تم کو واپس آنا ہے ـــــــ سنو سنو! یہ کیسی آواز آ رہی ہے ـــــــ

○

پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے [58]

○

اور فرمایا ـــــــــ

پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے [59]

---

[56] قرآن حکیم، سورۂ نٰزعٰت، آیت نمبر ۴۲۔۴۴

[57] قرآن حکیم، سورۂ معارج، آیت نمبر ۴۰

[58] قرآن حکیم، سورۂ ص، آیت نمبر ۱۵

[59] قرآن حکیم، سورۂ جاثیہ، آیت نمبر ۱۵

اور فرمایا ــــــــــ

پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے [۶۰]

اور فرمایا ــــــــــ

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف پھرنا ہے [۶۱]

اور فرمایا ــــــــــ

تم فرماؤ! وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں ملنی ہے،
پھر اُس کی طرف پھیرے جاؤ گے [۶۲]

اور فرمایا ــــــــــ

بے شک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے [۶۳]

اور فرمایا ــــــــــ

بہر حال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے [۶۴]

---

۶۰ قرآنِ حکیم ، سورۂ زمر ، آیت نمبر ۷
۶۱ قرآنِ حکیم ، سورہ مومن ، آیت نمبر ۳
۶۲ قرآنِ حکیم ، سورۂ منافقون ، آیت نمبر ۸
۶۳ قرآنِ حکیم ، سورۂ ق ، آیت نمبر ۴۴
۶۴ قرآنِ حکیم ، سورۂ مومن ، آیت نمبر ۷۷

○

اور فرمایا ـــــــــ

اللہ پہلے بناتا ہے پھر دوبارہ بنائے گا پھر اُس کی طرف پھر دگے [65]

○ ـــــ نہ صرف یہ بتایا کہ واپس جانا ہی جانا ہے ـــــــ یہ بھی بتایا کہ اٹھنا بھی ہے

ـــــ مر کر پھر زندہ ہونا ہے ـــــ دنیا کی زندگی ہی کو پوری زندگی نہ سمجھ لینا ـــــــ

نہیں نہیں! ابھی تو زندگی کے اور مرحلے بھی ہیں ـــــ صاف صاف فرمادیا ـــــ

○

اور اُسی کی طرف اٹھنا ہے [66]

○

اور فرمایا ـــــــ

اور بے شک تمہارا رب ہی اُنہیں قیامت میں اٹھائے گا [67]

○

اور فرمایا ـــــــ

اللہ اٹھائے گا اُنہیں جو قبروں میں ہیں ۔ [68]

○

اور فرمایا ـــــــ

وہ زندہ نکالتا ہے مُردے سے، اور مُردے کو نکالتا ہے زندہ سے اور

---

[65] قرآنِ حکیم ، سورہ روم ، آیت نمبر ۱۱

[66] قرآنِ حکیم ، سورہ ملک ، آیت نمبر ۱۵

[67] قرآنِ حکیم ، سورہ حجر ، آیت نمبر ۲۵

[68] قرآنِ حکیم ، سورہ حج ، آیت نمبر ۷

جِلاتا ہے اس کے مرے پیچھے اور یونہی تم نکالے جاؤ گے [۶۹]

○

اور فرمایا ــــــــ

بے شک ہم مُردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو اُنہوں نے آگے بھیجا [۷۰]

○

اور فرمایا ــــــــ

تم فرماؤ، کیوں نہیں، میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے [۷۱]

○

اور فرمایا ــــــــ

جس دن قبروں سے نکلیں گے جھپٹتے ہوئے گویا کہ وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں [۷۲]

○

اور فرمایا ــــــــ

تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائیگی جو سینوں میں ہے بے شک اُن کے رب کو اُس دِن اُن کی سب خبر ہے [۷۳]

---

[۶۹] قرآنِ حکیم ، سورۂ روم ، آیت نمبر ۱۹

[۷۰] قرآنِ حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۱۲

[۷۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ تغابن ، آیت نمبر ۷

[۷۲] قرآنِ حکیم ، سورہ معارج ، آیت نمبر ۴۲-۴۴

[۷۳] قرآنِ حکیم ، سورۂ عٰدیٰت ، آیت ۹-۱۱

○

اور فرمایا ——————

بے شک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا[۴]

○

اور فرمایا ——————

تم فرماؤ! ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا[۵]

○

اور فرمایا ——————

اور پھونکا جائے گا صور جبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف

ڈرتے چلیں گے[۶]

○

اور فرمایا ——————

اے گلی ہوئی ہڈیو! —————— بکھرے ہوئے جوڑو! ——————

ریزہ ریزہ گوشتو! —————— پراگندہ بالو! ——————

اللہ تعالٰی فیصلہ کے لئے تمہیں جمع ہونے کا حکم دیتا ہے[۷]

○

اور فرمایا ——————

جس دن بلانے والا ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف بلائے گا،

---

[۴] قرآنِ حکیم، سورۂ انعام، آیت نمبر ۱۲

[۵] قرآنِ حکیم، سورہ سبا، آیت نمبر ۲۶

[۶] قرآنِ حکیم، سورۂ یٰسین، آیت نمبر ۵۱

[۷] قرآنِ حکیم، سورۂ صٓ، آیت نمبر ۷-۸

نیچی آنکھیں کئے ہوئے، قبروں سے نکلیں گے، گویا وہ ٹڈی ہیں پھیلی ہوئی، بلانیوالے کی طرف لپکتے ہوئے ۵۸

کیا دوبارہ زندہ ہو کر پھر کام کاج کرنا ہے؟ ——— نہیں نہیں، کام کاج کا وقت تو گزر چکا، اب تو پیشی اور حاضری کا وقت ہے ——— جس واحد قہار سے منہ چھپائے پھرتے تھے، آج اسی کے حضور پیشی ہے ——— آج پروٹوکول کی ساری نازبرداریاں اور وضع داریاں ختم ہو چکی ہیں جن کی شان و شوکت دیکھ کر لوگ کانپتے تھے آج وہ خود کانپ رہے ہیں ——— اِن میں بادشاہ بھی ہیں، وزیر بھی ہیں، صدر بھی ہیں، گورنر بھی ——— اعیانِ مملکت بھی ہیں، ارکانِ دولت بھی ——— امیر بھی ہیں، دولت مند بھی ——— زمیندار بھی ہیں، کارخانہ دار بھی ——— کمشنر بھی ہیں، ڈپٹی کمشنر بھی ——— ایس پی بھی ہیں ڈی ایس پی بھی ہیں ——— ایڈمرل بھی ہیں، بریگیڈیر بھی ——— میجر جنرل بھی ہیں کرنل بھی ——— سیکرٹری بھی ہیں اور ڈائریکٹر بھی ——— ہاں آج مولیٰ کے حضور یہ سب حاضر ہیں ——— نہ محافظ ہیں، نہ ریٹیاں ہیں، نہ سائرن ——— اللہ کے دربار میں بے یار و مددگار تنہا کھڑے ہیں ——— سنو سنو! کیا آواز آ رہی ہے ———

○

اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے ۵۹

○

اور فرمایا ———

اور جس دن بدل دی جائے گی زمین اِس زمین کے سوا اور آسمان اور

---

۵۸ قرآنِ حکیم، سورۂ قمر، آیت نمبر ۷۔

۵۹ قرآنِ حکیم، سورۂ یٰسین، آیت نمبر ۳۲

لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے ۸۰؎

○

اور فرمایا ——

اور تمہارے رب کے حضور پرا باندھے کھڑے ہوں گے ۸۱؎

○

اور فرمایا ——

آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اُس کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے —— بیشک وہ اُن کا شمار جانتا ہے اور اُن کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے اور اُن میں ہر ایک روزِ قیامت اُس کے حضور اکیلا حاضر ہو گا ۸۲؎

○

اور فرمایا ——

اور سب منہ جھک جائیں گے اُس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور ۸۳؎ ——

○

اور فرمایا ——

سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا

۸۰؎ قرآنِ حکیم ، سورۂ ابراہیم ، آیت نمبر ۴۸

۸۱؎ قرآنِ حکیم ، سورۂ کہف ، آیت نمبر ۴۷-۴۸

۸۲؎ قرآنِ حکیم ، سورۂ مریم ، آیت نمبر ۹۴-۹۵

۸۳؎ قرآنِ حکیم ، سورۂ طٰہٰ ، آیت نمبر ۱۱۱

اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا [۸۴]

اور فرمایا ——

اور صور پھونکا گیا، یہ ہے وعدہ عذاب کا دن، اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ —— بیشک اِس سے تو غفلت میں تھا [۸۵]

ہاں جب حاضری ہو گی، جب اُس دربار میں پیشی ہو گی —— اِس دنیا کے شب و روز اور ماہ و سال یاد دلائے جائیں گے —— برسوں پر پھیلی ہوئی زندگی گھڑیوں اور پہروں میں سمٹ کر رہ جائے گی —— ہماری غفلت کا یہ عالم ہے کہ جیسے مرنا ہی نہیں —— مہینوں پر مہینے اور برسوں پر برس گزرتے جا رہے ہیں —— آرزوئیں، تمنائیں اور حوصلے بڑھا رہی ہیں —— غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں مگر اچانک یہ ساٹھ ستر سال کی زندگی خواب و خیال بن کر رہ جائے گی —— ذرا مستقبل کے آئینے میں یہ تصویر تو ملاحظہ کریں ——

اور جس دن انہیں اٹھائے گا گویا کہ دنیا میں نہ رہے تھے مگر اُس دن کی ایک گھڑی، آپس میں پہچان کریں گے کہ پورے گھاٹے میں رہے وہ جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے [۸۶]

---

[۸۴] قرآن حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۵۴-۵۴

[۸۵] قرآن حکیم ، سورۂ ق ، آیت نمبر ۲۰-۲۱

[۸۶] قرآن حکیم ، سورۂ یونس ، آیت نمبر ۴۵

○

(کفار سے اللہ نے فرمایا) تم زمین میں کتنا ٹھہرے؟ برسوں کی گنتی سے؟
بولے، ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ، تو گننے والوں سے دریافت فرما!
فرمایا، تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا، اگر تمہیں علم ہوتا۔ [۸۷]

○

اور جس دن قیامت ہوگی مجرم قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے
مگر ایک گھڑی [۸۸]

○

گویا وہ جس دن دیکھیں گے جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے، دنیا میں نہ ٹھہرے
تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر [۸۹]

○

تو تم فقط اُسے ڈرانے والے ہو جو اُس سے ڈرے — گویا
جس دن وہ اسے دیکھیں گے، دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اُس کے

---

[۸۷] قرآن حکیم ، سورۂ مؤمنون ، آیت نمبر ۱۱۲-۱۱۵
[۸۸] قرآن حکیم ، سورۂ روم ، آیت نمبر ۵۵
[۸۹] قرآن حکیم ، سورۂ احقاف ، آیت نمبر ۳۵

دن چڑھے ٩٠

○ ـــــ وہ بھی ہیں جو کھلی شہادتوں اور یقین دہانیوں کے باوجود قیامت پر یقین نہیں رکھتے ـــــ کیا اتنا انقلابِ عظیم آئے گا؟ ـــــ شکّی انسان کو یقین نہیں آتا ـــــ وہ بار بار شک کرتا ہے اور بار بار پوچھتا ہے ـــــ بار بار بتایا جاتا ہے، بار بار یقین دلایا جاتا ہے مگر انکار پر انکار کیے جاتا ہے ـــــ اُس کی حیرت بڑھتی جاتی ہے ـــــ اُس کا یقین گھٹتا جاتا ہے ـــــ وہ حیرت میں گم سا ہو جاتا ہے ـــــ وہ حیرانگی کے عالم میں پوچھتا جاتا ہے ـــــ

○

اور آدمی کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا تو ضرور عنقریب جِلا کر نکالا جاؤنگا؟ ـــــ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ اِس سے پہلے اُسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ٩١

○

بولے! کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے، کیا پھر نکالے جائینگے؟ ـــــ بے شک یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا گیا ـــــ یہ تو نہیں مگر وہی اگلی داستانیں ٩٢

○

اور کافر بولے کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتا دیں جو تمہیں خبر دے کہ جب پُرزہ ہو کر

---

٩٠ قرآن حکیم ، سورۂ نٰزعٰت ، آیت نمبر ۴۲-۴۶

٩١ قرآن حکیم ، سورۂ مریم ، آیت نمبر ۶۷

٩٢ قرآن حکیم ، سورۂ مؤمنون ، آیت ۸۳

بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمہیں نیا بننا ہے ——— کیا اللہ پر اُس نے جھوٹ باندھا یا اُسے سودا ہے؟ [۹۳]

○

بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں ——— تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی اُنہیں بنایا اور اُسے ہر پیدائش کا علم ہے [۹۴]

○

کیا ہم جب مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے، کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے؟ ——— اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ ——— تم فرماؤ، ہاں [۹۵]

○

اور کہتے تھے کیا جب ہم مر جائیں اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے؟ ——— اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ ——— تم فرماؤ، بے شک سب اگلے اور پچھلے ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر [۹۶]

○

کافر کہتے ہیں کیا ہم اُلٹے پاؤں پلٹیں گے؟ ——— کیا ہم جب

---

[۹۳] قرآنِ حکیم ، سورہ سبا ، آیت نمبر ۷-۸

[۹۴] قرآنِ حکیم ، سورہ یٰسین ، آیت نمبر ۷۸-۷۹

[۹۵] قرآنِ حکیم ، سورہ صٰفّٰت ، آیت نمبر ۱۶-۲۱

[۹۶] قرآنِ حکیم ، سورہ واقعہ ، آیت نمبر ۴۵-۴۷

گلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ ——— بولے، یوں تو یہ پلٹنا بڑا نقصان ہے ———

تو وہ نہیں مگر ایک جھڑکی جبھی وہ کھلے میدان میں آ پڑے ہوں گے ۹۷

○

کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے،

تو اس کے بعد پھر نکالے جاؤ گے ——— کتنی دور ہے، کتنی

دور ہے جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے! ——— وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی

زندگی کہ ہم مرتے جیتے ہیں اور ہمیں اٹھنا نہیں ——— وہ تو نہیں ایک مرد

جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا، ہم اُسے ماننے کے نہیں ۹۸

○

اور بولے، کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے پھر نئے بنیں گے؟ ———

بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ۹۹ ———

○

بولا! ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں؟ ———

تم فرماؤ، انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اُسے ہر پیدائش کا

علم ہے۔ ۱۰۰

○

کیا جب مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے پھر جئیں گے؟ ———

---

۹۷ قرآنِ حکیم ، سورۂ نزعت ، آیت نمبر ۱۰-۱۴

۹۸ قرآنِ حکیم ، سورۂ مؤمنون ، آیت نمبر ۳۵-۳۸

۹۹ قرآنِ حکیم ، سورۂ سجدہ ، آیت نمبر ۱۰-۱۱

۱۰۰ قرآنِ حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۷۸-۷۹

یہ پلٹنا دور ہے[۱۰۱]

انسان سمجھنے کی کوشش کرتا ہے مگر بار بار انکار کرتا ہے، اُس کی سمجھ میں بات نہیں آتی —— وہ خود پلاسٹک اور لوہے کے پرانے ٹکڑوں سے نئے نئے برتن اوزار اور نئی نئی چیزیں بناتا ہے —— چاندی، سونے کے ریزوں سے نئے نئے زیور بناتا ہے —— ایک توڑتا، چُورا کرتا ہے، گلاتا ہے نُو بہ نَو بناتا ہے —— شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو گلا گلا کر نئے نئے برتن بناتا ہے —— مگر قیامت کی بات اُس کی سمجھ میں نہیں آتی —— یہ اُس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ انسان گل سٹر کر پھر کیسے اٹھ بیٹھے گا —— وہ کھیتیوں کو دیکھتا ہے، وہ درختوں کو دیکھتا ہے —— سال بہ سال دیکھتا ہے کہ سُوکھ کر پت جھڑ ہو گئے، پھر وہ نئی زندگی لے کر اُبھرتے ہیں —— دانے مٹی میں مل کر اپنی بہاریں دکھاتے ہیں —— مگر اُس کو قیامت کا یقین نہیں آتا —— یہ تو جب ہی آئے گا جب وہ اپنی آنکھ سے خود دیکھے گا —— سچ فرمایا ——

○

اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اُسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش[۱۰۲]

○

جب ہو لے گی ہونے والی، اُس وقت اُس کے ہونے میں کسی کو

---

[۱۰۱] قرآن حکیم ، سورۂ ق ، آیت نمبر ۲-۴

[۱۰۲] قرآن حکیم ، سورۂ مطففین ، آیت نمبر ۱۰-۱۱

انکار کی گنجائش نہ ہو گی [۱۰۳]

○

جس دن اُس کا بتایا انجام واقع ہو گا، بول اٹھیں گے وہ اس سے پہلے بھلائے بیٹھے تھے کہ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے [۱۰۴]

○

بے شک وہ اپنے گھر میں خوش تھا، وہ سمجھا اُسے پھرنا نہیں ـــــ ہاں کیوں نہیں، بے شک اُس کا رب اُسے دیکھ رہا ہے ـــــ تو مجھے قسم ہے شام کے اُجالے کی اور رات کی اور جو چیزیں اِس میں جمع ہوتی ہیں اور چاند کی جب پورا ہو ـــــ ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے [۱۰۵]

○ ـــــ ہاں، اِنسان کو منزل بہ منزل چڑھنا ہے اور آگے بڑھنا ہے ـــــ انہی منزلوں میں ایک قیامت بھی ہے ـــــ مگر وہ ماضی وحال کی منزلوں کو تو تسلیم کرتا ہے کہ اُن سے گزر چکا مگر مستقبل کی منزلوں سے انکار کرتا ہے کہ ابھی اِن منزلوں سے گزرا نہیں ـــــ وہ انکار کرتا ہے مگر خود قیامت برپا کرتا جاتا ہے ـــــ خود قیامت کی تعمیر میں لگا ہے مگر بے خبر ہے ـــــ اللہ اکبر! بے خبری سی بے خبری ہے ـــــ باخبر ہوتا تو یوں مست نہ ہوتا ـــــ ہم کیسی کیسی باتیں کرتے ہیں ـــــ زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں ـــــ مگر زلزلے کے ایک جھٹکے سے ساری لن ترانیاں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور ہوش وحواس اڑ جاتے ہیں ـــــ رات کو روز سوتے ہیں مگر عبرت

---

[۱۰۳] قرآنِ حکیم، سورۂ واقعہ، آیت نمبر ۱

[۱۰۴] قرآنِ حکیم، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۵۳

[۱۰۵] قرآنِ حکیم، سورۂ انشقاق، آیت نمبر ۱۳-۱۹

حاصل نہیں ـــــ شاید اس لئے کہ سونا اور سو کر اٹھنا ہمارا مقدر بن چکا ہے ـــــ
ہم اس یقین کے ساتھ سوتے ہیں جیسے اٹھنا ہمارے اختیار میں ہے ـــــ ہماری
آنکھوں پر پردے پڑے ہیں ـــــ انجام سے بے خبر ہیں ـــــ ہم ہنس رہے
ہیں مگر ہمیں تو رونا چاہیئے ـــــ ہم ظلم کر رہے ہیں مگر ہم کو تو انصاف کرنا چاہیئے
ـــــ ہم جھڑک رہے ہیں، گھُرک رہے ہیں مگر ہمیں تو مشفق و مہربان ہونا چاہیئے
ـــــ ہم اکڑ رہے ہیں مگر ہم کو عاجز و منکسر المزاج ہونا چاہیئے ـــــ مستی کا عالم
ہے، سب اپنے اپنے کام میں لگے ہیں ـــــ کسی کو کسی کی خبر نہیں ـــــ قرآنِ حکیم
نے کس عبرت ناک انداز میں ہماری مستیوں کا نقشہ کھینچا ہے ـــــ

○

کثرت کی خواہش نے تم کو ہم سے اتنا غافل کر دیا کہ تم قبروں کے
دہانے تک پہنچ گئے[۱۰]

○ ـــــ ہاں "کثرت کی خواہش" ـــــ اس نے تو سارے عالم کو اپنی لپیٹ میں
لے رکھا ہے ـــــ ایک کا ایک دشمن بنا ہوا ہے ـــــ ایک سے ایک
جل رہا ہے ـــــ جوانی میں انسان کچھ ایسا مست ہوتا ہے کہ من مانی میں مزا آتا ہے
ـــــ عیش کوشی شعار بن جاتا ہے ـــــ مگر جوانی کب تک رہے گی ـــــ
سایہ کی طرح وہ بھی سرکنے لگتی ہے پھر ہوش ٹھکانے آجاتے ہیں ـــــ جوانی کی رنگ رلیاں
ایک ایک کر کے یاد آتی ہیں، دل مسوس کر رہ جاتے ہیں ـــــ قدم بڑھائیں یا
نہ بڑھائیں، خود بخود قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں ـــــ پھر وہ گھڑی بھی آجاتی ہے جوانی کی
مستی میں جس کو بھلا دیا گیا تھا ـــــ پشیمانیاں ہوں تو سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے ـــــ

---

[۱۰] قرآنِ حکیم، سورۂ تکاثر، آیت نمبر ۱

شرمساریاں ہوں تو سب کچھ محو کر دیا جاتا ہے ——— ہاں اُس کی باز پرس ہو گی جس نے ڈھٹائی پر کمر باندھی ہے ——— جس نے اللہ کے کلام کو افسانہ سمجھا ہے ——— جو اِس سے بالکل غافل رہا کہ وہ اچانک آنے والی آکر رہے گی ——— ہاں وہ اچانک آئیگی ——— کسی کو کچھ خبر نہ ہو گی ——— سب اپنے اپنے کام میں مگن ہونگے ——— ہاں یہ مصیبت جس کا بار بار ذکر کیا گیا جس کا بار بار وعدہ کیا گیا، اچانک آئے گی ——— سنو سنو! کیا آواز آرہی ہے ———

○

وہ اچانک آپڑے گی تو اُنہیں بے حواس کر دے گی پھر نہ وہ اسے پھیر سکیں گے اور نہ اُنہیں مہلت دی جائیگی [۱۰۷] ———

○

تو وہ اچانک اُن پر آجائے گا اور اُنہیں خبر نہ ہو گی [۱۰۸]

○

تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ اُن پر اچانک آجائے کہ اُس کی علامتیں تو آہی چکی ہیں ——— پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ اور کہاں اُن کا سمجھنا! [۱۰۹] ———

○

وہ تو نہ ہو گی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور

---

[۱۰۷] قرآن حکیم ، سورۂ انبیاء ، آیت نمبر ۴۰

[۱۰۸] قرآن حکیم ، سورۂ شعراء ، آیت نمبر ۲۰۲

[۱۰۹] قرآن حکیم ، سورۂ محمد ، آیت نمبر ۱۸

حاضر ہو جائیں گے۔[۱۰]

○

یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ جسے کوئی پھیر نہیں سکتا[۱۱]

○

پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ، اُس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بیوی اور بیٹوں سے[۱۲]

○ زمین تھرتھرا جائے گی ـــــ دل دہل جائیں گے ـــــ ہوش و حواس اڑ جائیں گے ـــــ کسی کو کسی کی خبر نہ ہوگی ـــــ سب ساتھ ہوں گے مگر بیگانہ بیگانہ ـــــ باپ، بیٹے سے بیگانہ ـــــ ماں، بیٹی سے بیگانہ ـــــ بھائی، بہن سے بیگانہ ـــــ سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی ـــــ

○

ان میں سے ہر ایک کو اُس دن ایک فکر ہے کہ وہی اُسے بس ہے[۱۳]
عجب گھبراہٹ کا عالم ہوگا ـــــ

○

تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ اُن میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے[۱۴]

---

۱۰ قرآنِ حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۵۲-۵۳

۱۱ قرآنِ حکیم ، سورۂ ص ، آیت نمبر ۱۵

۱۲ قرآنِ حکیم ، سورۂ عبس ، آیت نمبر ۳۳-۳۴

۱۳ قرآنِ حکیم ، سورۂ عبس ، آیت نمبر ۳۵

۱۴ قرآنِ حکیم ، سورۂ مومنون ، آیت نمبر ۱۰۱

○

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن کا خوف کرو جس میں کوئی
باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دیگا۔[۱۱۵]

○

اور کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے
پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے۔[۱۱۶]

○

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئیگا۔[۱۱۷]
مگر کائنات پر جو ——— انسان پر جو کچھ بیتے گی وہ تو بیتے گی ———
کچھ گزرے گی وہ سخت حیران کن اور دِل دہلانے والی ہے ——— زمین و آسمان
بدل جائیں گے ——— آسمان لپیٹ دیا جائے گا ——— زمین سمیٹ دیجائیگی
——— نہ یہ آسمان ہوگا نہ یہ زمین ——— آسمان پھٹ جائے گا، تارے جھڑ جائینگے
——— پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر غبارِ راہ بن جائیں گے ——— فضائیں دھواں دھار
ہو جائیں گی ——— سمندر سلگ جائیں گے ——— فرشتے قطار اندر قطار
کھڑے ہوں گے ——— اللہ اکبر! کیا سماں ہوگا ——— سنیے سنیے ———
دیکھے دیکھے ———

○

اور جس دن پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو صاف

---

[۱۱۵] قرآنِ حکیم، سورۂ لقمٰن، آیت نمبر ۳۳ - ۳۴
[۱۱۶] قرآنِ حکیم، سورۂ سبا، آیت نمبر ۵۱
[۱۱۷] قرآنِ حکیم، سورۂ دخان، آیت نمبر ۴۲

کھلی ہوئی دیکھو گے [۱۱۸]

○

جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سجلّ فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے، جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے [۱۱۹]

○

اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اُتارے جائیں گے [۱۲۰]

○

اور قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اُس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دئے جائیں گے — اور صُور پھُونکا جائیگا تو بیہوش ہو جائیں گے، جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے — پھر دوبارہ صُور پھُونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے — اور زمین جگمگا اُٹھے گی اپنے رب کے نُور سے [۱۲۱]

○

تو تم اُس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دُھواں لائے گا

---

[۱۱۸] قرآنِ حکیم ، سورۂ کہف ، آیت نمبر ۴۷

[۱۱۹] قرآنِ حکیم ، سورۂ انبیار ، آیت نمبر ۱۰۴

[۱۲۰] قرآنِ حکیم ، سورۂ فرقان ، آیت نمبر ۲۶

[۱۲۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ زمر ، آیت نمبر ۶۷ - ۶۸

کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا [۱۲۲]

جس دن آسمان ہِلنا سا ہلیں گے اور پہاڑ چلنا سا چلیں گے [۱۲۳]

جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چُورا ہو کر
تو ہو جائیں گے رَوزن کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرّے پھیلے ہوئے [۱۲۴]

تم پر چھوڑی جائیگی بے دھوئیں کی آگ کی لپیٹ اور بے لپٹ کا دھواں
پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائیگا
جیسے سرخ نری [۱۲۵]

اور جب صُور پھونک دیا جائے ایک دم اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر
دفعۃً چُورا کر دئے جائیں وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی
آسمان پھٹ جائے گا تو اُس دن اُس کا پتلا حال ہوگا [۱۲۶]

پوچھتا ہے، قیامت کا دن کب ہوگا؟ پھر جب دن آنکھ چُندھیا گی

[۱۲۲] قرآنِ حکیم ، سورۂ دخان ، آیت نمبر ۱۲

[۱۲۳] قرآنِ حکیم ، سورۂ طور ، آیت نمبر ۹-۱۰

[۱۲۴] قرآنِ حکیم ، سورۂ واقعہ ، آیت نمبر ۱-۶

[۱۲۵] قرآنِ حکیم ، سورۂ رحمٰن ، آیت نمبر ۳۵-۳۷

[۱۲۶] قرآنِ حکیم ، سورۂ حاقّہ ، آیت نمبر ۱۳-۱۵

اور چاند گہے گا اور سورج اور چاند ملا دئے جائیں گے ____ اس دن آدمی کہے گا، کدھر بھاگ کر جاؤں؟ ____ ہرگز نہیں، کوئی پناہ نہیں [۱۲۷]

پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دئے جائیں [۱۲۸] ____

اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا ____ اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ جیسا چمکتا ریت دور سے پانی کا دھوکہ دیتا ہے [۱۲۹] ____

جب دھوپ لپیٹی جائے گی اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پڑیں اور جب وحشی جانور جمع کیے جائینگے اور جب سمندر سلگائے جائیں ------- اور جب آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے [۱۳۰] ____

جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا دئے جائیں اور جب قبریں کریدی جائیں ____ ہر جان جان لے گی

---

۱۲۷ قرآن حکیم ، سورۂ قیامہ ، آیت نمبر ۷-۱۰

۱۲۸ قرآن حکیم ، سورۂ مرسلت ، آیت نمبر ۸-۱۰

۱۲۹ قرآن حکیم ، سورۂ نبا ، آیت نمبر ۱۹-۲۰

۱۳۰ قرآن حکیم ، سورۂ تکویر ، آیت نمبر ۱-۱۴

جو اُس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے [۱۳۱]

○

جب آسمان شق ہو اور اپنے رب کا حکم سنے اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے
—— اور جب زمین دراز کی جائے اور جو کچھ اُس میں ہے ڈال دے اور
خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے ——
اے آدمی ! بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے. پھر اُس سے
ملنا ہے [۱۳۲] ——

○

جب تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی ، اُس کے پیچھے آنے والی. کتنے دل
اُس دن دھڑکتے ہوں گے. آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں [۱۳۳]

○

ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے گی اور تمہارے رب کا حکم
آئے اور فرشتے قطار قطار —— اور اُس دن جہنم لائی جائے ——
اُس دن آدمی سوچے گا اور اب سوچنے کا وقت کہاں ! —— کہے گا
ہائے ! کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی ! [۱۳۴] ——

○ —— ہاں انسان سوچے گا اور تمنّا کرے گا مگر اب کوئی تمنّا پوری نہ ہو گی

---

[۱۳۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ انفطار ، آیت نمبر ۱-۵

[۱۳۲] قرآنِ حکیم ، سورۂ انشقاق ، آیت نمبر ۱-۶

[۱۳۳] قرآنِ حکیم ، سورۂ نزعٰت ، آیت نمبر ۶-۷

[۱۳۴] قرآنِ حکیم ، سورۂ فجر ، آیت نمبر ۲۱-۲۴

آتے جو مَن میں کہ تھا سمجھتا یہ انسان ـــــــ گیا گذر زمانہ کا آرزوؤں اور تمناؤں ـــــــ

آج وہ اپنی آنکھوں ـــــــ کوئی بدلہ لینے والا نہیں ـــــــ کوئی پوچھنے والا نہیں ـــــــ کئے جاؤ

ہم دنیا میں یہ مناظر ـــــــ سے دیکھے گا کہ بدلہ لیا جارہا ہے اور بدلہ دیا جارہا ہے

دیکھ دیکھ کر کڑھتے رہتے تھے ـــــــ

قاتل بھی قبر میں جارہے ہیں، مقتول بھی ـــــــ جابر بھی قبر میں جارہے ہیں،

مجبور بھی ـــــــ حاکم بھی قبر میں جارہے ہیں، محکوم بھی ـــــــ غالب بھی قبر میں جارہے

ہیں، مغلوب بھی ـــــــ آقا بھی قبر میں جارہے ہیں، غلام بھی ـــــــ جس کو دیکھو

رفتہ رفتہ قبر میں جارہا ہے ـــــــ مگر قاتل سے کون بدلہ لے گا اور کب بدلہ

لیا جائے گا؟ ـــــــ مجبور کو کون دلاسا دے گا؟ ـــــــ مظلوم کو کب حق ملے گا؟

کون حق دے گا؟ ـــــــ محکوم کی کون خبر لے گا؟ ـــــــ مغلوب کی کون بات سنے گا؟

غلام کی کون دادرسی کرے گا؟ ـــــــ سب چلے گئے. سوالوں کا جواب نہ ملا ـــــــ

نہیں نہیں سفرِ زندگی ختم نہیں ہوا ـــــــ ٹھہرو ٹھہرو! ـــــــ ہاں ایک

دن آنے والا ہے جب ذرّہ برابر نیکی کا بدلہ دیا جائے گا ـــــــ ایک گھڑی آنیوالی ہے

جب ذرّہ برابر بُرائی کا بدلہ دیا جائے گا ـــــــ زندگی کھیل تماشا نہیں ـــــــ زندگی،

زندگی ہے ـــــــ حساب کتاب رکھا جائے گا ـــــــ حساب کتاب لیا جائے گا

ـــــــ پھر منزل پر پہنچ کر سفرِ زندگی ختم ہوگا ـــــــ سنو سنو! وہ کیا فرما رہا ہے ـــــــ

○

اور اُس دن تول ضرور ہونی ہے تو جن کے پلّے بھاری ہوئے وہی مراد کو

کو پہنچے اور جن کے پلّے ہلکے ہوئے تو وہی ہیں جنھوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی ۱۳۵؎

۱۳۵؎ قرآن حکیم ، سورۂ اعراف ، آیت نمبر ۹

○

اور فرمایا ــــــ

جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا، حاضر پائے گا اور جو بُرا کام کیا
امید کرے گا کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا ۔۱۳۶

○

اور فرمایا ــــــ

جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے ۔ بے شک ہم بدلہ
لینے والے ہیں ۔۱۳۷

○

اور فرمایا ــــــ

جس دن اللہ اُن سب کو اٹھائے گا پھر اُنہیں اُن کے کوتک (اعمال)
جتادے گا ــــــ اللہ نے اُنہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے اور ہر چیز
اللہ کے سامنے ہے ــــــ اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ
جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے ــــــ جہاں
کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو چوتھا وہ موجود ہے اور پانچ کی تو چھٹا وہ
ہے اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ اُن کے
ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں ــــــ پھر اُنہیں قیامت کے دن
بتادیگا جو کچھ اُنہوں نے کیا ــــــ بیشک اللہ سب جانتا ہے ۔۱۳۸

---

۱۳۶ قرآن حکیم ، سورۂ آل عمران ، آیت نمبر ۳۰

۱۳۷ قرآن حکیم ، سورۂ دخان ، آیت نمبر ۱۶

۱۳۸ قرآن حکیم ، سورہ مجادلہ ، آیت نمبر ۷

○

اور فرمایا ———

اُن سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ——— یہ ہے وہ
فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے۔[۱۳۹]

○

اور فرمایا ———

بے شک فیصلہ کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صُور پھونکا جائیگا
تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں[۱۴۰] ———

○

اور فرمایا ———

جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہو گی تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہو گا، نہ کوئی
مددگار ——— آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے اور زمین کی جو اُس سے
کھلتی ہے، بے شک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے اور کوئی ہنسی کی بات نہیں۔[۱۴۱]

○ ——— دنیا کا قاعدہ ہے جو اقتدار میں آتا ہے وہ اقتدار چھوڑنے والوں کا احتساب
کرتا ہے اور عدل و انصاف کا دم بھرتا ہے ——— اللہ اللہ! دورِ جدید نے 'انتقام' کا نام
'احتساب' رکھا ہے ——— مگر وہ احتساب لینے والا جب احتساب لے گا اور ہمارے
اچھے بُرے کاموں کا حساب کتاب کرے گا تو وہاں 'انتقام' کا نام و نشان تک نہ ہو گا ———

---

۱۳۹ قرآنِ حکیم ، سورۂ صٰفّٰت ، آیت نمبر ۲۱

۱۴۰ قرآنِ حکیم ، سورۂ نبأ ، آیت نمبر ۱۹

۱۴۱ قرآنِ حکیم ، سورۂ طارق ، آیت نمبر ۸-۱۴

وہاں عدل و انصاف اپنی اصل آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوگا اور جگمگائے گا ———— یہ عدل تمام جغرافیائی، لسانی، نسلی، نسبی عصبیتوں سے پاک ہوگا ———— اللہ کا اپنے بندوں سے حساب کتاب ہوگا ———— ہاں آج حساب کا دن ہے، عدل کا دن ہے، انصاف کا دن ہے ———— آج حساب ہوگا، آج عدل کیا جائے گا، آج انصاف کیا جائے گا ———— اگر ایک قوم نے دوسری قوم کے ساتھ ظلم کیا ہے ———— ایک جماعت نے دوسری جماعت کے ساتھ ظلم کیا ہے ———— اگر ایک فرد نے دوسرے فرد کے ساتھ ظلم کیا ہے ———— اور تو اور اگر انسان نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے ———— انصاف کیا جائے گا ———— ایسا انصاف تو دنیا میں کبھی کسی نے نہ دیکھا ہوگا ———— سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے ————

○

اور ڈرو اُس دن سے جب کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی اور نہ (کافر کے لئے) کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ کچھ لے کر (اُس کی) جان چھوڑی جائے گی۔[۴۲]

○

اور فرمایا ————

اور جو (کوئی شخص) چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا پھر ہر جان کو اُن کی کمائی بھرپور دی جائیگی اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔[۴۳]

---

[۴۲] قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۴۸

[۴۳] قرآن حکیم، سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر ۱۶۱

اور فرمایا ———

اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی کی جان پر ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو [۱۴۴]

اور فرمایا ———

اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ——— اور ہر جان کو اُس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور اُسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے [۱۴۵]

اور فرمایا ———

کیا آدمی اِس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا؟ [۱۴۶]

اور فرمایا ———

تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے گا، اُسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے گا، اُسے دیکھے گا [۱۴۷]

---

۱۴۴ قرآنِ حکیم ، سورۂ انبیاء ، آیت نمبر ۴۷

۱۴۵ قرآنِ حکیم ، سورۂ زمر ، آیت نمبر ۶۹-۷۰

۱۴۶ قرآنِ حکیم ، سورۂ قیٰمہ ، آیت نمبر ۳۶

۱۴۷ قرآنِ حکیم ، سورہ زلزال ، آیت ۱-۸

○ ـــــ دنیا میں انسان جو کچھ کرتا رہا اُس کا روزنامچہ تیار ہوتا رہا ـــــ اُس کو خبر بھی نہیں اور یہ ہوتا رہا ـــــ سب کام خاموشی سے ہوتا رہا، کانوں کان خبر نہ ہوئی ـــــ آج سارا ریکارڈ تیار ہے ـــــ ہر انسان حیران و پریشان ہے ـــــ اُس کے تو وہم و گمان میں بھی یہ نہ تھا کہ بالآخر آئینۂ اعمال، شامتِ اعمال بن کر سامنے آئیگا ـــــ جو کام کر کے وہ خود بھول گیا، آج ریکارڈ دیکھ کر وہ کام رہ رہ کے یاد آرہے ہیں ـــــ کوئی بات جھٹلا نہیں سکتا کہ آج گواہی دینے والے گواہوں کی شان ہی نرالی ہے ـــــ اُن کو جھٹلایا ہی نہیں جا سکتا ـــــ اپنی ہی آنکھ، اپنے ہی کان، اپنی ہی زبان، اپنے ہی ہاتھ پیر جب باغی ہو کر گواہی دینے پر آمادہ ہو جائیں تو کیسے جھٹلایا جا سکتا ہے ـــــ ہاں روزنامچہ تیار ہے ـــــ نامۂ اعمال تیار ہے ـــــ سنو سنو، یہ کیسی آواز آرہی ہے ـــــ

○

اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانوؤں کے بل گرے ہوئے، ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا، آج تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائیگا، ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق بولتا ہے، ہم لکھتے رہے تھے جو تم نے کیا[۱۴۸] ـــــ

○

تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے اُس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا اور وہ جس کا نامۂ اعمال اُس کے پیٹھ کے پیچھے دیا جائے وہ عنقریب موت مانگے گا اور بھڑکتی آگ میں جائے گا[۱۴۹]

---

[۱۴۸] قرآنِ حکیم ، سورۂ جاثیہ ، آیت نمبر ۲۸ - ۲۹

[۱۴۹] قرآنِ حکیم ، سورۂ انشقاق ، آیت نمبر ۱ - ۱۲

○

جس دن ہم ہر جماعت کو اُس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا، یہ لوگ اپنا نامۂ اعمال پڑھیں گے اور تاگے؟ پھر ان کا حق نہ دیا جائے گا۔ [۱۵۰]

○

اور نامۂ اعمال رکھا جائے گا تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اُس کے لکھے ہوئے سے ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے، ہائے خرابی! ہمارے اِس نوشتہ کو کیا ہوا، نہ اِس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا، نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا [۱۵۱]

○

بے شک ہم مُردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے ـــــــ اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔ [۱۵۲]

○ ـــــــ پھر جب نامۂ اعمال پیش ہوں گے تو ہمارے اعمال کی گواہی خود ہمارے ہی اپنے دیں گے ـــــــ سنو سنو! کیا ارشاد ہو رہا ہے

○

جس دن اُن پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے

---

[۱۵۰] قرآنِ حکیم ، سورۂ بنی اسرائیل ، آیت نمبر ۷۱

[۱۵۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ کہف ، آیت نمبر ۴۹

[۱۵۲] قرآنِ حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۱۲

پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔ اُس دن اللہ انہیں اُن کی سچی سزا پوری دے گا اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صریح حق ہے [۱۵۳]

○

آج ہم اُن کے مونھوں پر مہر کر دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کے کیئے کی گواہی دیں گے [۱۵۴]

○

یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے، اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے سب اُن پر اُن کے کیئے کی گواہی دیں گے اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی؟ ——— وہ کہیں گے ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اُس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اُسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے [۱۵۵]

○

اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں ——— لیکن تم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا [۱۵۶]

ہماری آنکھیں اور ہمارے کان اور ہاتھ پیر تو گواہی دیں گے ہی ——— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی گواہی دیں گے، وہ کیسی شرمساری کا وقت ہوگا! ——— سنو سنو! کیا ارشاد

---

[۱۵۳] قرآنِ حکیم ، سورۂ نور ، آیت نمبر ۲۵

[۱۵۴] قرآنِ حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۶۵

[۱۵۵] قرآنِ حکیم ، سورۂ حم السجدہ ، آیت نمبر ۲۰-۲۱

[۱۵۶] قرآنِ حکیم ، سورۂ حم السجدہ ، آیت نمبر ۲۲

ہو رہا ہے!

○

تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امّت سے گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں اُن سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں، اُس دن تمنّا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، کاش! انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جاتی ــــــ اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے [۱۵۷]

○

اور جس دن ہم (امت کے) ہر گروہ میں (انبیاء کا) ایک گروہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ اُن پر گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے [۱۵۸]

○ ــــــ ہاں حساب کتاب کے بعد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو جائے گا کچھ روشن چہرے ہوں گے ــــــ کچھ کالے اور سیاہ فام ــــــ کچھ ہشاش بشاش ــــــ کچھ حیران پریشان ــــــ حسرت و یاس کی تصویر ــــــ کچھ مطمئن، کچھ مضطرب و بے قرار ــــــ سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے ــــــ

○

جس دن کچھ مُنہ اونجالے ہوں گے اور کچھ مُنہ کالے ــــــ تو وہ جن کے مُنہ کالے ہوئے تو کیا تم ایمان لا کر کافر ہوئے؟ تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ ــــــ [۱۵۹]

---

[۱۵۷] قرآنِ حکیم ، سورۂ نساء ، آیت نمبر ۴۲

[۱۵۸] قرآنِ حکیم ، سورۂ نحل ، آیت نمبر ۸۹

[۱۵۹] قرآنِ حکیم ، سورۂ آلِ عمران ، آیت نمبر ۱۰۶

○

کچھ منہ اُس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے اور کچھ منہ اُس دن بگڑے ہوئے ہوں گے، سمجھتے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر توڑ دے۔ ۱۶۰

○

کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے، ہنستے خوشیاں مناتے اور کتنے موہنوں پر اُس دن گرد پڑی ہو گی، اُن پر سیاہی چڑھ رہی ہے، یہ وہی ہیں کافر، بدکار ۱۶۱

○

اور جن کے منہ اُونجلے ہوئے وہ اللہ کی رحمت میں ہیں اور ہمیشہ اِس میں رہیں گے۔ ۱۶۲

○

جس دن ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا نور ہی اُن کے آگے اور اُن کے دھنے دوڑتا ہے، اُن سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنّتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں تم اُن میں ہمیشہ رہو، یہی بڑی کامیابی ہے۔ ۱۶۳

---

۱۶۰ قرآن حکیم ، سورۂ قیٰمہ ، آیت نمبر ۲۲-۲۵

۱۶۱ قرآن حکیم ، سورۂ عبس ، آیت نمبر ۳۸-۴۲

۱۶۲ قرآن حکیم ، سورۂ آلِ عمران ، آیت نمبر ۱۰۷

۱۶۳ قرآن حکیم ، سورۂ حدید ، آیت نمبر ۱۲

○

اور اُس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جُڑے ہوں گے، اُن کے کُرتے رال کے ہوں گے اور اُن کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی [۱۶۴]

○

وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو [۱۶۵] ــــــــ

○

جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔ [۱۶۶]

○

(وہاں جنت میں) پہلی موت کے سوا پھر موت نہ چکھیں گے [۱۶۷]

○ ــــــــ اللہ اللہ! سب کچھ بتا دیا ــــــــ مستقبل کے اندھیروں میں اُجالا کر کے سب کچھ دکھا دیا ــــــــ پھر بھی ہم غافل رہیں تو ہم پر صد حیف! ــــــــ ہاں پوچھنے والا پوچھنے کا حق رکھتا ہے ــــــــ اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے علمِ دین دیا، تو نے پھیلانے میں بخل سے کام لیا اور مول تول کرنے لگا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ــــــــ اگر یہ

---

[۱۶۴] قرآن حکیم ، سورۂ ابراہیم ، آیت نمبر ۴۹-۵۰

[۱۶۵] قرآن حکیم ، سورۂ بقرہ ، آیت نمبر ۲۷۵

[۱۶۶] قرآن حکیم ، سورۂ شعراء ، آیت نمبر ۸۹

[۱۶۷] قرآن حکیم ، سورۂ دخان ، آیت نمبر ۵۶

پوچھا گیا ہم نے تجھے دولت سے نوازا، تو نے اسے سینت سینت کے رکھا، غریبوں اور مسکینوں کو ہوا نہ لگنے دی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ——— اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے صاحبِ اختیار بنایا، تو نے بے اختیاروں کو ستایا، مجبوروں اور بیکسوں کو دبایا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ——— اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے واعظ و مقرر بنایا، تو نے چُھپا کر تقریریں کیں، ہم پر نظر نہ رکھی، دولت پر نظر رکھی، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ——— اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے ڈاکٹر بنایا، تو نے غریب و مسکین مریضوں کو نچوڑنا شروع کیا، ہمدردی و غمخواری سے تیرا دل خالی رہا، تو نے مریضوں کے بَل پر اپنے کاخ و ایوان سجائے اور مخلوقِ خدا کی خدمت نہ کی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ——— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے استاد و پروفیسر بنایا تو کلاس لینے سے جی چراتا رہا اور ٹیوشن پڑھا پڑھا کر جیب بھرتا رہا، تو نے علم کی تجارت کی، یہ کیا کیا؟ تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ——— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے تاجر بنایا، تو نے گاہکوں کو دھوکے پر دھوکے دیئے، نفع کمانے میں لگا رہا اور حلال و حرام کی تمیز اٹھا دی، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ——— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے قوم کا نگران و محافظ بنایا مگر تو نے حفاظت نہ کی، اُن کے جان و مال اور عزت و آبرو سے کھیلتا رہا تو ہم کیا جواب دینگے؟ ——— اگر پوچھا گیا تو الیکشن جیتنے کے لئے غریبوں کے آگے پیچھے پھرتا تھا، پھر جب ہم نے تجھے کامیاب کیا تُو نے غریبوں سے منہ پھیر لیا اور انہیں دھتکارنے لگا اور پرے ہٹانے لگا، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ——— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے اقتدار دیا، تو نے مظلوم کو رُلایا، ظالموں کو ہنسایا، عزتوں کو لٹوایا، عدل و انصاف کا مذاق اڑایا، مَن مانی کرتا رہا، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ——— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے عقل دی اور حق و باطل کی تمیز سکھائی، تُو نے عقل کو بالائے طاق رکھ کر حق و باطل میں تمیز نہ کی، تو ہم کیا جواب دینگے؟ ——— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے اپنا بندہ بنایا تُو سب کا بندہ بنا رہا، ہمارا بندہ نہ بنا، تو ہم کیا جواب

دیں گے؟ــــــ اگر پوچھا گیا ہم نے زمین و آسمان کو تیرا مطیع و فرمانبردار بنایا تُو رنگ و نسل اور زبان و وطن کے بتوں میں گرفتار ہو گیا، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ــــــ

ہاں آج اس کے حضور پیشی ہے۔ زندگی بھر جس کی نافرمانی کرتے رہےــــــ آج کوئی سننے والا نہیں، کس سے فریاد کریں، کہاں جائیں؟ــــــ بے لبسی سی بے لبسی ہےــــــ ہاں!ــــــ

○

بے لبسی ہو جو مجھے پرسشِ اعمال کے وقت
دوستو کیا کہوں، اُس وقت تمنّا کیا ہے:
کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور
ہاں کوئی دیکھو، یہ کیا شور ہے، غوغا کیا ہے؟
کون آفت زدہ ہے، کس پہ بلا ٹوٹی ہے؟
کس مصیبت میں گرفتار ہے، صدمہ کیا ہے؟
کس سے کہتا ہے کہ للہ خبر لیجے مری؟
کیوں ہے بے تاب، یہ بے چینی کا رونا کیا ہے؟
اس کی بے چینی سے ہے خاطرِ اقدس پہ ملال
بے کسی کیسی ہے پوچھو! کوئی گزرا کیا ہے؟
یوں ملائک کریں معروض کہ اِک مجرم ہے
اس سے پرسش ہے بتا تُو نے کیا کیا ہے؟
سامنا قہر کا ہے، دفترِ اعمال ہیں پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے؟

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رُسل!
بندہ بے کس ہے شہا! رحم میں وقفہ کیا ہے؟
اب کوئی دم میں گرفتارِ بلا ہوتا ہوں،
آپ آجائیں تو کیا خوف ہے، کھٹکا کیا ہے؟
سُن کے یہ عرض مری، بحرِ کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد، ٹھہرنا کیا ہے؟
کس کو تم موردِ آفات کیا چاہتے ہو؟
ہم بھی تو آکے ذرا دیکھیں؛ تماشا کیا ہے؟
اُن کی آواز پہ کر اُٹھوں مَیں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں، "اب مجھے پروا کیا ہے؟"
لو وہ آیا مِرا حامی، مِرا غمخوارِ اُمَم!
آگئی جاں، تنِ بے جاں میں، یہ آنا کیا ہے؟
پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپالیں سَرور
اور فرمائیں، "ہٹو! اِس پہ تقاضا کیا ہے؟
"بندہ آزاد شدہ ہے ہمارے دَر کا
کیسا لیتے ہو حساب، اِس پہ تمہارا کیا ہے؟"